مارکنگ اسکیم-اردو

[Marking Scheme – Urdu(Course-B)]

ANNUAL EXAMINATION

مارچ 2020

اردو(کورس۔بی)

صدر ممتحن اور ممتحن کے لیے عام ہدایات:

(General Instructions for Head Examiners and Examiners)

ممتحن کو چاہیے کہ کاپیوں کی اصلاً چیکنگ شروع کرنے سے قبل کاپیوں کی چیکنگ کے لیے رہنمائی کے جو نکات طے کیے گئے ہیں، ان نکات کو خوب سمجھ بوجھ کر ذہن نشین کر لے۔

امتحان کی کاپیوں کی جانچ کے لیے یکسوئی کے ساتھ ساتھ صبر و تحمل کی ضرورت ہوتی ہے۔ سرسری انداز سے کاپیوں کی چیکنگ کر دینا خود ہماری دیانت داری اور خلوص کو مجروح کرتا ہے۔ اس طرح کی چیکنگ میں بہت سی ناہمواریاں بھی رہ جاتی ہیں۔ دوران چیکنگ کچھ اساتذہ نرمی کا رخ اختیار کرتے ہیں تو کچھ خاصے سخت ہو جاتے ہیں۔ دونوں ہی صورتوں میں طلبا کے نتائج متاثر ہوتے ہیں۔ چنانچہ اس طرح کی ناہمواریوں سے بچنے کے لئے کافی غور و خوض کے بعد ان نکات کا تعین کیا گیا ہے جس پر عمل درآمد کر کے ہم معیاری انداز سے کاپیوں کی جانچ کر پائیں گے۔

کاپیوں کی چیکنگ کے سلسلے میں رہنمائی کے جو نکات پیش کئے جا رہے ہیں ضروری نہیں کہ طلبا کے جوابات نمونے کی تشریح اور توضیح ہی کے انداز پر ہوں۔ مرکزی خیال والے سوالات کے جوابات میں انداز بدل سکتا ہے لیکن ہمارا خیال ہے کہ نمبروں کی تقسیم پر اس سے کوئی خاص اثر نہیں پڑے گا۔ آپ کو ہر حال میں مارکنگ اسکیم کے دائرے میں رہ کر ہی چیکنگ کا عمل انجام دینا ہے تاکہ ماضی میں ہوتی رہی ناہمواریوں کو دور کیا جا سکے۔ امید ہے کہ اس صبر آزما کام کو آپ اپنا فرض سمجھ کر انجام دیں گے۔

ممتحن کا رویہ مشفقانہ ہونا چاہیے قواعد اور املا کی معمولی غلطیوں کو نظر انداز کر دیا جائے تو بہتر ہوگا۔

صدر ممتحن (Head Examiner) اس بات کو ہر طرح سے یقینی بنائیں کہ مارکنگ اسکیم پر سختی سے عمل ہو رہا ہے۔ کچھ اساتذہ مارکنگ اسکیم (Marking Scheme) کو نظر انداز کرتے ہوئے اپنے روایتی انداز سے مارکنگ کرتے ہیں جس سے طلبا کے نتائج متاثر ہوتے ہیں۔ اس طرف صدر ممتحن کو خصوصی توجہ دینی ہے۔

(1) سپریم کورٹ کے حالیہ حکم نامہ کے مطابق اب طلبا اپنے جوابات کی کاپیوں کی عکسی کاپی (فوٹو کاپی) مقررہ فیس جمع کر کے سی۔ بی۔ ایس۔ ای۔ سے حاصل کر سکتے ہیں اس لئے صدر ممتحن / ممتحن کو ہدایت دی جاتی ہے کہ کاپیوں کی چیکنگ میں کسی قسم کی کوئی لاپرواہی نہ برتیں اور مارکنگ اسکیم پر سختی سے عمل کریں۔

(2) صدر ممتحن اس بات کا اطمینان کرنے کے لئے کہ کاپیوں کی جانچ مارکنگ اسکیم (Marking Scheme) کے مطابق ہو رہی ہے، وہ ممتحن کی جانچی ہوئی ابتدائی پانچ کاپیوں کا باریک بینی سے جائزہ لے گا۔ یہ اطمینان کرنے کے بعد کہ کاپیوں کی جانچ مارکنگ اسکیم کے مطابق ہو رہی ہے ممتحن کو مزید کاپیاں جانچنے کے لیے دی جائیں گی۔

(3) ممتحن کو کاپیاں جانچ کے لئے صرف اسی وقت دی جائیں جب جانچ کے پہلے دن ممتحن اجتماعی یا انفرادی طور پر مارکنگ اسکیم پر تبادلۂ خیال کر چکے ہوں۔

(4) کاپیوں کی جانچ مارکنگ اسکیم میں دی ہوئی ہدایت کے مطابق ہی کی جائے گی۔ یہ جانچ بھی ممتحن کے اپنے روایتی اندازِ فکر اپنے تجربے اور کسی دیگر بات کو مد نظر رکھ کر نہیں بلکہ صرف مارکنگ اسکیم کو ذہن میں رکھتے ہوئے کی جائے۔

(5) اگر کسی سوال کے کئی جزو ہیں تو ہر جزو کے نمبر بائیں ہاتھ کے حاشیے میں الگ الگ دیے جائیں اور پھر تمام اجزا میں حاصل نمبروں کو جمع کر کے سوال کے آخر میں حاشیئے میں لکھ کر اس کے گرد دائرہ بنا دیا جائے۔

(6) اگر کوئی طالب علم ایسا جواب لکھتا ہے جو مارکنگ اسکیم میں موجود نہیں ہے لیکن وہ جواب صحیح ہے تو صدر ممتحن سے مشورے کے بعد نمبر دیے جائیں۔

(7) اگر کوئی طالب علم دریافت کیے گئے جوابات سے زیادہ یعنی ایکسٹرا جواب لکھتا ہے تو جو جواب زیادہ معیاری ہو اس پر نمبر دیا جائے اور کم معیاری جواب کو زائد (Extra) تصور کرتے ہوئے کاٹ کر وہاں Extra لکھ دیا جائے۔ اور اگر کوئی

طالب علم دریافت کیے گئے جوابات سے زیادہ جواب تحریر کر دیتا ہے اور پھر غلطی سے یا جلد بازی میں انھیں کاٹ دیتا ہے تو ایسی صورت میں زیادہ معیاری جواب کو ہی مطلوبہ جواب تصور کرتے ہوئے نمبر دیے جائیں۔

(8) اگر کوئی طالب علم دئے ہوئے اقتباس یا اس کے کسی حصے کو اپنے جواب کے لئے استعمال کرتا ہے مثلاً اقتباس میں دی ہوئی معلومات کو اپنے مضمون کے لئے استعمال کرتا ہے تو اس کے نمبر نہیں کاٹے جائیں گے سوائے اس کے کہ اس کا جواب پوچھے کئے گئے سوال سے مطابقت نہ رکھتا ہو۔

(9) ممتحن کو سب ہی سیٹ کے سوال ناموں کی مارکنگ اسکیم کا باریک بینی سے مطالعہ کرنا چاہیے تاکہ وہ ہر سیٹ کی مارکنگ اسکیم سے بخوبی واقف ہو سکے۔

(10) ممتحن کو چاہیے کہ ہر کاپی کو کم سے کم پندرہ سے بیس منٹ کا وقت دیتے ہوئے اس طرح چیک کریں کہ روز بیس سے پچیس کاپیاں چیک کرنے میں پانچ سے چھے گھنٹے ضرور لگیں۔

(11) ممتحن حضرات اس بات کا خاص خیال رکھیں کہ کاپیوں کی جانچ مارکنگ اسکیم میں بتائی گئی نمبروں کی تقسیم کے مطابق ہی ہو۔

(12) ممتحن کو یہ بات ذہن نشین کر لینی چاہیے کہ ان کے پاس ایک نمبر (1) سے لے کر اسی (80) نمبر تک کا پیمانہ ہے۔ براہِ کرم اگر کسی سوال کا جواب درست ہے تو صد فی صد (100%) نمبر دینے سے گریز نہ کریں۔

(13) صدر ممتحن / ممتحن کو ہدایت دی جاتی ہے کہ اگر کاپیوں کی چیکنگ کے دوران کوئی ایسا جواب سامنے آتا ہے جو بالکل غلط ہے تو اس پر کراس (×) کا نشان لگا دیا جائے اور صفر دیا جائے۔

(14) زبان و ادب کی کاپیاں جانچنے والے اکثر افراد یہ خیال کرتے ہیں کہ کسی طالب علم کو صد فی صد نمبر دینا ناممکن ہے۔ یہ خیال روایتی اور رجعت پسندانہ ہے۔ اس عمل سے گریز کیا جانا اشد ضروری ہے۔

(15) متبادل جوابات (MCQ) والے سوالوں کے جواب میں اگر طالب علم درست جواب کی عبارت نہ لکھ کر صرف (D) / (C) / (B) / (A) یا (الف) / (ب) / (ج) / (د) لکھ کر اس کی نشان دہی کرتا ہے تب بھی اسے پورے نمبر دیئے جائیں گے۔

Series JBB		SET– 4

Code No. 5B

مارکنگ اسکیم

اردو(کورس – بی)

کل نمبر: 80 — مقررہ وقت: 3 گھنٹے

سوال نمبر	ممکنہ جوابات /ویلیو پوائنٹ	نمبروں کی تقسیم
	حصہ(الف)	
1	درج ذیل (غیر درسی) عبارت کو غور سے پڑھیے اور اس سے متعلق دیے گئے سوالوں کے جواب لکھیے۔ ''ایسٹ انڈیا کمپنی ہندوستان میں تجارت کے لیے آئی اور رفتہ رفتہ اس نے یہاں ایک فوجی طاقت کی حیثیت حاصل کرلی۔ تجارت کے بجائے اس نے حکمرانی کے خواب دیکھنے شروع کر دیے۔ اس زمانے میں ہندوستان کے مقامی راجا، مہاراجا، نوابین اور بادشاہ آپسی جنگوں میں مصروف تھے۔ اس لیے وہ لوگ انگریزوں کے خلاف متحد نہ ہو سکے۔ اس صورت حال کا انگریزوں نے پورا فائدہ اٹھایا۔ نوبت یہاں تک پہنچی کہ پورے ملک پر ان کا قبضہ ہو گیا اور مقامی حکمراں ان کے وظیفہ خوار بن کر رہ گئے اور پھر فوجی غلبہ اور اقتدار کے ساتھ ساتھ ہندوستانیوں پر انگریزوں کے ظلم و ستم کا سلسلہ روز بروز بڑھتا ہی چلا گیا۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ مقامی باشندوں کے دلوں میں انگریزوں کے خلاف نفرت پیدا ہو گئی اور مئی 1857 کو نفرت کا وہ لاوا اچانک پھٹ پڑا اور انگریزوں کے خلاف بغاوت کا سلسلہ شروع ہو گیا۔ اس کی ابتدا میرٹھ سے ہوئی اور جلد ہی دہلی اس کا مرکز بن گیا۔'' (i) ہندوستان میں ایسٹ انڈیا کمپنی کے قیام کا کیا مقصد تھا؟ ایک لفظ میں جواب دیجیے۔ **جواب**: تجارت	1

	(ii) اس زمانے میں ہندوستان کی کیا حالت تھی؟ ایک جملے میں جواب لکھیے۔	
1	**جواب**: اس زمانے میں ہندوستان کی حالت یہ تھی کہ مقامی راجا، مہاراجا، نوابین اور بادشاہ آپسی جنگوں میں مصروف تھے۔	
	(iii) انگریزوں نے کس طرح اس موقع کا فائدہ اٹھایا؟ ایک جملے میں جواب لکھیے۔	
1	**جواب**: ہندوستانیوں کی آپسی جنگوں اور نااتفاقی کو استعمال کرتے ہوئے انگریزوں نے انھیں کمزور کرکے پورے ملک پر قبضہ کرلیا۔	
	[نوٹ: اس طرح سے ملتے جلتے جواب بھی طالب علم لکھ سکتا ہے۔ انھیں پورے نمبر دیے جانے چاہئیں۔]	
	(iv) انگریزوں کے مظالم کا نتیجہ کیا ہوا؟ درج ذیل متبادل جوابوں میں سے صحیح جواب لکھیے۔ (a) ہندوستانی انگریزوں سے نفرت کرنے لگے (b) ہندوستانی انگریزوں سے مل گئے (c) اوپر کے دونوں غلط ہیں (d) ہندوستانیوں نے انگریزوں سے دوستی کرلی	
1	**جواب**: (a) **ہندوستانی انگریزوں سے نفرت کرنے لگے**	
	(v) انگریزوں کے خلاف بغاوت کہاں سے شروع ہوئی؟ درج ذیل متبادل جوابوں میں سے صحیح جواب لکھیے۔ (a) جھانسی (b) لکھنؤ (c) حیدرآباد (d) میرٹھ	
1 **کل نمبر** =5	**جواب**: (d) **میرٹھ**	

	(i) درج ذیل (غیر درسی) شعری حصے کو پڑھیے اور اس سے متعلق دیے گئے سوالوں کے جواب لکھیے۔ غفلت کی ہنسی سے آہ بھرنا اچھا افعالِ مضر سے کچھ نہ کرنا اچھا اکبرؔ نے سنا ہے اہلِ غیرت سے یہی جینا ذلّت سے ہو تو مرنا اچھا خود اپنی نگاہوں سے گرا جاتا ہوں قطرہ سا زمیں میں سما جاتا ہوں احباب مرے دفن کی کیوں فکر میں ہیں میں شرمِ گنہ سے خود گڑا جاتا ہوں کم ظرف اگر دولت و زر پاتا ہے مانندِ حباب اُبھر کر اِتراتا ہے کرتے ہیں ذرا سی بات میں فخر خسیس تنکا تھوڑی سی ہوا سے اڑ جاتا ہے	2
1	(i) شاعر کے خیال میں ذلت سے جینے سے بہتر کیا ہے؟ ایک لفظ میں جواب لکھیے۔ **جواب:** مرنا	
1	(ii) شاعر خود کو اپنی نگاہوں سے گرتا ہوا کیوں محسوس کرتا ہے؟ ایک جملے میں جواب لکھیے۔ **جواب:** شاعر شرمِ گنہ سے خود کو اپنی نگاہوں سے گرتا ہوا محسوس کرتا ہے۔	
1	(iii) شاعر نے کم ظرف انسان کی کیا پہچان بتائی ہے؟ ایک جملے میں جواب لکھیے۔ **جواب:** اگر کم ظرف کو دولت و زر مل جاتا ہے تو وہ پانی کے بلبلے کی طرح اِتراتا پھرتا ہے۔	
1	(iv) نگاہ سے گرنے کا مطلب کیا ہے؟ درج ذیل متبادل جوابوں میں سے صحیح جواب لکھیے۔ (a) بے عزت ہونا (b) بے قدر ہونا (c) اوپر کے دونوں صحیح ہیں (d) ان میں سے کوئی صحیح نہیں ہے **جواب: (c) اوپر کے دونوں صحیح ہیں**	

	(v) اوپر کے اشعار میں 'جینا اور مرنا' الفاظ کیا ہیں؟ درج ذیل متبادل جوابوں کی مدد سے صحیح جواب لکھیے۔ (a) مترادف (b) متضاد (c) جمع (d) مرکب **جواب:**(b) **متضاد**	1 **کل نمبر**=5
3	درج ذیل اقتباس کو غور سے پڑھیے اور اس سے متعلق دیے گئے سوالوں کے جواب لکھیے۔ لین شو کے تمام خیالات اپنی آخری امید یعنی آسمانی امداد کے گرد گھومتے رہے۔ اس کو بچپن ہی سے یہ تعلیم دی گئی تھی کہ سب کا پالن ہار بڑا رحیم اور کریم ہے۔ انسان کے دل کی گہرائیوں کی بات جانتا ہے۔ لین شو اپنے کھیتوں میں بیل کی طرح کام کرتا تھا۔ وہ کچھ لکھنا پڑھنا بھی جانتا تھا۔ آئندہ اتوار تک اس نے اپنے آپ کو اس بات کا پختہ یقین دلا دیا کہ ایک ان دیکھی محافظ ہستی موجود ہے۔ اس یقین کے بعد اس نے خدا کے نام ایک خط لکھنا شروع کیا۔ "یا ربّی" اگر تو نے میری مدد نہیں کی تو میں اور میرا کنبہ اس سال فاقوں کا شکار ہو جائیں گے۔ اس وقت ایک سو روپیوں کی اشد ضرورت ہے۔ تاکہ میں کھیتوں کی حالت دوبارہ ٹھیک کر سکوں اور ان میں بوائی کر سکوں اور نئی فصل کی کٹائی تک زندہ بھی رہ سکوں کیوں کہ ژالہ باری نے ساری فصل تباہ کر دی ہے۔" (i) اپنے کھیتوں میں بیل کی طرح کون کام کرتا تھا؟ ایک لفظ میں جواب لکھیے۔ **جواب: لین شو** (ii) لین شو کے خیالات کس کے گرد گھومتے تھے؟ ایک جملے میں جواب لکھیے۔ **جواب:** لین شو کے خیالات آسمانی امداد کے گرد گھومتے تھے۔	1 1

(iii) ژالہ باری سے لین شو کا کیا نقصان ہوا؟ ایک جملے میں جواب لکھیے۔

جواب: ژالہ باری نے لین شو کی ساری فصل تباہ کر دی۔ — 1

(iv) درج بالا اقتباس کس سبق سے لیا گیا ہے؟ درج ذیل متبادل جوابوں میں سے صحیح جواب لکھیے۔

(a) رضیہ سلطان (b) قول کا پاس

(c) آدمی کی کہانی (d) خدا کے نام خط

جواب: (d) **خدا کے نام خط** — 1

(v) لین شو نے خط کے ذریعے کتنی رقم طلب کی تھی؟ درج ذیل متبادل جوابوں کی مدد سے صحیح جواب لکھیے۔

(a) دو سو روپے (b) پانچ سو روپے

(c) ایک سو روپے (d) چار سو روپے

جواب: (c) **ایک سو روپے** — 1

کل نمبر=5

یا

کبھی کبھی کھانے میں وٹامن 'اے' کی کمی کی وجہ سے بینائی کم ہو جاتی ہے۔اس کے علاوہ بہت سے بچے حادثوں میں اپنی بینائی کھو بیٹھتے ہیں۔ بچو! وٹامن 'اے' کی کمی پورا کرنے کے لیے اپنے کھانے میں ہری سبزیاں، گاجر، پیلے پھل، آم ،پپیتا، کدو وغیرہ مناسب مقدار میں استعمال کرنا چاہیے۔ ساتھ ہی گلی ڈنڈا اور پٹاخوں یا نکیلی چیزوں سے اپنی آنکھوں کی خاص طور پر حفاظت کرنا چاہیے۔ کبھی کبھی گندگی سے آنکھیں خراب ہو جاتی ہیں۔ آنکھوں کو ہمیشہ صاف پانی سے دھوتے رہنا چاہیے۔ صاف تولیے یا رومال سے آنکھیں پوچھنی چاہئیں۔ کم روشنی میں نہیں پڑھنا چاہیے اور آنکھوں کی ورزش بھی کرتے رہنا چاہیے۔ ان سب باتوں کا خیال رکھنے سے تمھاری آنکھیں محفوظ رہ سکتی ہیں۔"

	(i) درج بالا اقتباس کس سبق سے لیا گیا ہے؟ ایک لفظ میں جواب لکھیے۔	
1	**جواب: نئی روشنی**	
	(ii) آنکھوں کی حفاظت کے لیے خاص طور پر کن چیزوں سے بچنا چاہیے؟ ایک جملے میں جواب لکھیے۔	
1	**جواب:** آنکھوں کی حفاظت کے لیے گلی ڈنڈا، پٹاخوں اور نکیلی چیزوں سے بچنا چاہیے۔	
	(iii) وٹامن 'اے' کی کمی کو کس طرح پورا کیا جاسکتا ہے؟ ایک جملے میں جواب لکھیے۔	
1	**جواب:** وٹامن 'اے' کی کمی کو کھانے میں ہری سبزیاں، گاجر، آم، پپیتا اور کدو وغیرہ شامل کرکے پورا کیا جاسکتا ہے۔	
	(iv) آنکھیں خراب کیوں ہوتی ہیں؟ درج ذیل متبادل جوابوں میں سے صحیح جواب لکھیے۔ (a) کبھی کبھی کھانے میں وٹامن 'اے' کی کمی کی وجہ سے (b) کبھی کبھی حادثوں کی وجہ سے (c) اوپر کے دونوں صحیح ہیں (d) ان میں سے کوئی صحیح نہیں ہے	
1	**جواب:**(c) **اوپر کے دونوں صحیح ہیں**	
	(v) ہمیں کم روشنی میں نہیں................چاہیے۔ خالی جگہ کو درج ذیل متبادل الفاظ میں سے صحیح لفظ سے بھریے۔ (a) سونا (b) پڑھنا (c) کھانا (d) کھیلنا	
1	**جواب:**(b) **پڑھنا**	

		کل نمبر=5
4	درج ذیل شعری حصے کو غور سے پڑھیے اور اس سے متعلق دیے ہوئے سوالوں کے جواب لکھیے۔ لائی حیات، آئے، قضا لے چلی، چلے اپنی خوشی نہ آئے، نہ اپنی خوشی چلے ہو عمرِ خضر بھی تو کہیں گے بہ وقتِ مرگ ہم کیا رہے یہاں، ابھی آئے، ابھی چلے ہم سے بھی اس بساط پہ کم ہوں گے بد قمار جو چال ہم چلے سو نہایت بُری چلے بہتر تو ہے یہی کہ نہ دنیا سے دل لگے پر کیا کریں جو کام نہ بے دل لگی چلے نازاں نہ ہو خرد پہ، جو ہونا ہے ہو وہی دانش تری، نہ کچھ مری دانش وری چلے (i) درج بالا اشعار کے شاعر کا نام کیا ہے؟ ایک لفظ میں جواب لکھیے۔ **جواب:** ذوقؔ (ii) دنیا سے دل لگانے کے کیا معنی ہیں؟ ایک جملے میں جواب دیجیے۔ **جواب:** دنیا سے دل لگانے کا مطلب ہے دنیاداری میں پڑنا (iii) ابھی آئے، ابھی چلے سے شاعر کی کیا مراد ہے؟ ایک جملے میں جواب لکھیے۔ **جواب:** ابھی آئے، ابھی چلے سے شاعر کی مراد ہے مختصر زندگی۔	1 1 1

	(iv) عمرِ خضر سے شاعر کی کیا مراد ہے؟ درج ذیل متبادل جوابوں میں سے صحیح جواب لکھیے۔ (a) چھوٹی عمر (b) لمبی عمر (c) اوپر کے دونوں صحیح ہیں (d) ان میں سے کوئی صحیح نہیں ہے	
	جواب:(b) **لمبی عمر**	1
	(v) درج بالا اشعار میں ہر شعر کے آخر میں لفظ 'چلے' آیا ہے، اسے کیا کہتے ہیں؟ درج ذیل متبادل جوابوں میں سے صحیح جواب لکھیے۔ (a) قافیہ (b) مطلع (c) ردیف (d) مقطع	
	جواب:(c) **ردیف**	1 **کل نمبر**=5
	یا ہے دنیا جس کا ناؤں میاں یہ اور طرح کی بستی ہے جو مہنگوں کو تو مہنگی ہے اور سستوں کو یہ سستی ہے یاں ہر دم جھگڑے اٹھتے ہیں، ہر آن عدالت بستی ہے گر مست کرے تو مستی ہے اور پست کرے تو پستی ہے کچھ دیر نہیں اندھیر نہیں، انصاف اور عدل پرستی ہے اس ہاتھ کرو اُس ہاتھ ملے یاں سودا دست بدستی ہے جو اور کسی کا مان رکھے تو پھر اس کو بھی مان ملے جو پان کھلاوے پان ملے، جو روٹی دے تو نان ملے نقصان کرے نقصان ملے، احسان کرے احسان ملے جو جیسا جس کے ساتھ کرے، پھر ویسا اس کو آن ملے	

	کچھ دیر نہیں اندھیر نہیں، انصاف اور عدل پرستی ہے اس ہاتھ کرو اُس ہاتھ ملے یاں سودا دست بدستی ہے (i) درج بالا اشعار کے شاعر کا نام کیا ہے؟ ایک لفظ میں جواب لکھیے۔	
1	**جواب: نظیر اکبر آبادی**	
	(ii) ان اشعار میں شاعر نے دنیا کو کیسی بستی بتایا ہے؟ ایک جملے میں جواب دیجیے۔	
1	**جواب:** شاعر نے دنیا کو اور طرح کی بستی بتایا ہے۔	
	(iii) کچھ دیر نہیں، اندھیر نہیں، سے شاعر کی کیا مراد ہے؟ ایک جملے میں جواب لکھیے۔	
1	**جواب:** انصاف میں نہ تو دیر ہے اور نہ ہی اندھیرا یا ظلمت انصاف کو دبا سکتا ہے۔	
	(iv) ''عدل پرستی'' کے کیا معنی ہیں؟ درج ذیل متبادل جوابوں میں سے صحیح جواب لکھیے۔ (a) دست بدستی (b) قوم پرستی (c) انصاف پرستی (d) ظلم پرستی	
1	**جواب:** (c) **انصاف پرستی**	
	(v) درج بالا اشعار کس نظم سے لیے گئے ہیں؟ درج ذیل متبادل جوابوں میں سے صحیح جواب لکھیے۔ (a) پہاڑ اور گلہری (b) نیکی اور بدی (c) قدم بڑھاؤ دوستو (d) اے شریف انسانو	
1 **کل نمبر=5**	**جواب:** (b) **نیکی اور بدی**	

	درج ذیل میں سے کسی ایک عنوان پر ڈھائی سو(250)الفاظ پر مشتمل مضمون لکھیے۔	5
	(i) قومی یکجہتی (ii) اسکول کا سالانہ جلسہ (iii) دورِ حاضر میں انٹرنیٹ کی اہمیت (iv) میرا پسندیدہ کھیل	
	جواب:	
	(i) قومی یکجہتی	
2	(a) تعارف وتمہید	
4	(b) نفسِ مضمون	
2	(c) اندازِ بیان	
2	(d) اختتام	
	(ii) اسکول کا سالانہ جلسہ	
2	(a) تعارف وتمہید	
4	(b) نفسِ مضمون	
2	(c) اندازِ بیان	
2	(d) اختتام	
	(iii) دورِ حاضر میں انٹرنیٹ کی اہمیت	
2	(a) تعارف وتمہید	
4	(b) نفسِ مضمون	
2	(c) اندازِ بیان	
2	(d) اختتام	

	(iv) **میراپسندیدہ کھیل**	
	(a) تعارف وتمہید	2
	(b) نفس مضمون	4
	(c) اندازبیان	2
	(d) اختتام	2
		کل نمبر=10
6	آپ کی کلاس کا کمرہ چھوٹا ہے اور کلاس میں بچے زیادہ ہیں۔اس کے لیے پرنسپل سے اپنی کلاس کو دوسرے کمرے میں منتقل کرنے کی درخواست کیجیے۔	
	یا	
	اپنے دوست کو خط لکھ کر اخبار کے فائدے بتائیے اور روزانہ اخبار پڑھنے کی تلقین کیجیے۔	
	جواب:	
	درخواست	
	(i) خاکہ (جس کے نام درخواست لکھی جائے اس کا نام وعہدہ، پتہ، تاریخ، بابت /موضوع،القاب وآداب ،درخواست لکھنے والے کانام،کلاس اوررول نمبر)	½×6=3
	(ii) نفس مضمون	2
	یا	
	خط	
	(i) خاکہ (خط لکھنے والے کا پتہ،تاریخ،القاب وآداب ،خط لکھنے والے کا نام، لفافے کی تصویر)	½×4=2
	(ii) نفس مضمون	2
	(iii) زبان وبیان	1
		کل نمبر=5

کل نمبر= 5	درج ذیل میں سے کسی ایک سبق کا خلاصہ لکھیے۔ (i) کاٹھ کا گھوڑا (ii) آدمی کی کہانی **جواب:** **کاٹھ کا گھوڑا** "کاٹھ کا گھوڑا" رتن سنگھ کا مشہور افسانہ ہے۔اس افسانے میں رتن سنگھ نے بندو کے ذریعے ایک غریب انسان کی زندگی میں پیش آنے والی تکلیفوں، پریشانیوں اور جد و جہد کو بیان کیا ہے۔بندو جو کہ اپنے ٹھیلے میں سامان لاد کر یہاں سے وہاں پہنچانے کا کام کرتا ہے غربت اور افلاس کے سبب وہ کمزور اور بے جان کاٹھ کے گھوڑے کی طرح بازار میں کھڑا ہے۔ایک قدم آگے بڑھنے کی طاقت اس میں نہیں ہے۔اس وجہ سے سارا بازار رکا ہوا ہے۔اس کے ٹھیلے کے پیچھے کاریں، بسیں، اسکوٹر وغیرہ کی لمبی قطار لگ گئی ہے۔ان گاڑیوں میں شہر کے امیر لوگ ہیں جو اپنی کاروباری میٹنگ میں جارہے ہیں۔اس بازار میں شہر کے اعلیٰ افسران، اسکولی بچے اور کالج کے طلبا بھی ہیں جنھیں وقت پر اپنے مقام پر پہنچنا ہے لیکن بندو کے ٹھیلے کی وجہ سے سب لوگ بھیڑ میں پھنسے ہوئے ہیں۔بندو ان سب باتوں سے بے خبر و بے نیاز ہے۔اسے اس بات کی کوئی پرواہ نہیں کہ اس کی وجہ سے پورے بازار میں جام لگا ہوا ہے اور لوگ پریشان ہو رہے ہیں۔اس وقت وہ اتنا کمزور اور ناتواں ہو چکا تھا کہ ایک قدم بھی آگے بڑھانے سے لاچار تھا اور یہی سوچ رہا تھا کہ اس کا بیٹا چندو بھی اسی طرح ٹھیلا چلائے گا، بوجھا ڈھوئے گا، کیوں کہ کئی نسلوں سے اسی طرح محنت مزدوری کرنا ہی اس خاندان کا مقدر بن چکا ہے۔غربت کی وجہ سے اس نے اپنے بیٹے کی پڑھائی بھی بیچ میں ختم کردی کیوں کہ وہ اس کی ضروریات پوری نہیں کر پارہا تھا۔اسی سوچ میں وہ ساکت کھڑا ہوا تھا اور کوشش کر رہا تھا کہ وہ آگے بڑھے تاکہ رکی ہوئی زندگیاں بھی آگے بڑھیں۔	7

<table>
<tr>
<td>کل نمبر= 5</td>
<td>

آدمی کی کہانی

”آدمی کی کہانی“ محمد مجیب کا مضمون ہے۔اس میں محمد مجیب نے دنیا کے حوالے سے بات کی ہے کہ یہ دنیا پہلے آگ کا ایک گولا تھی، یہ ایسی آگ تھی جو بن جلائے جلی اور بن بجھائے بجھ گئی۔ زمین پر آتش فشاں پہاڑ ہیں جو آج بھی آگ اگلتے ہیں۔یعنی ابتدا میں آگ ہی آگ تھی۔ بعد میں یہ آگ ، پانی اور زمین کیوں بن گئی یہ ہمیں نہیں معلوم۔ پھر ایک وقت ایسا آیا جب یہ دنیا سرد پڑ گئی۔ سمندر کی تہہ میں زندگی کا بیج پہنچ گیا اور وہ پھل پھول گیا۔ آہستہ آہستہ وہ پودوں اور کیڑوں اور چوپایوں کی شکل میں خشکی پر دوڑنے لگا۔ پانی اور خشکی میں رہنے والے کچھ جاندار بھیانک اور ڈراونے تھے۔ ان خطرناک جانوروں میں مگرمچھ ، ہاتھی اور مختلف پرندے تھے۔

خشکی پر ان جانوروں کے بعد جو نئے نمونے نظر آئے وہ خطرناک تو تھے مگر آج کل کے جانوروں کی طرح وہ اپنے بچوں کو دودھ پلاتے تھے۔ چنانچہ ترقی کرتے کرتے ان جانوروں نے جو شکل اختیار کی ہوگی وہ انسان سے کچھ ملتی جلتی ہوگی۔ یہ سارے بدلاؤ آنے میں ہزاروں برس لگے۔ آج کا علم ہمیں یہی بتاتا ہے ہم انہیں بن مانسوں کی اولاد ہیں جو ترقی کرتے کرتے آدمی بن گئے۔

</td>
<td></td>
</tr>
<tr>
<td>1</td>
<td>

درج ذیل میں سے کسی ایک سوال کا جواب سو(100)الفاظ میں لکھیے۔

(i) رباعی کی تعریف لکھیے اور میر انیس کی رباعیات کی خصوصیات لکھیے۔

(ii) نظم ”پہاڑ اور گلہری“ کا مرکزی خیال لکھیے۔

جواب:

(i) چار مصرعوں پر مشتمل نظم کو رباعی کہتے ہیں۔ عربی میں چار کو ’اربع‘ کہتے ہیں۔ رباعی میں چار مصرعے ہوتے ہیں جن میں پہلا، دوسرا اور چوتھا مصرع ہم قافیہ ہوتا ہے۔

</td>
<td>8</td>
</tr>
</table>

	تیسرا مصرع بھی ہم قافیہ ہو سکتا ہے لیکن یہ ضروری نہیں ہے۔ رباعی کا چوتھا مصرع سب سے جاندار اور پُراثر ہوتا ہے۔ میر انیسؔ کی شہرت مرثیوں کی وجہ سے ہے لیکن انھوں نے چند خوب صورت رباعیاں بھی کہی ہیں۔ رباعیوں میں ان کا بنیادی موضوع اخلاق واقدار اور دنیا کی بے ثباتی ہے۔ اپنی بات کو کہنے کے لیے وہ خوبصورت اور موثر زبان کا استعمال کرتے ہیں۔ سلاست اور روانی ان کی رباعیوں کی بنیادی خصوصیات ہیں۔ روز مرہ کہاوت اور محاوروں کا استعمال وہ نہایت فن کاری سے کرتے ہیں۔ جذبات نگاری میں انھیں غضب کا ملکہ حاصل ہے۔	4 **کل نمبر** = 5
(ii)	**نظم "پہاڑ اور گلہری"** نظم "پہاڑ اور گلہری" علامہ اقبالؔ کی مشہور و معروف نظم ہے جو خاص طور سے بچوں کے لیے لکھی گئی ہے۔ اس نظم میں پہاڑ اور گلہری کے درمیان ہونے والی بات چیت کے ذریعے علامہ اقبال بچوں کو یہ پیغام دینا چاہتے ہیں کہ دنیا میں قدو قامت کی وجہ سے کوئی بڑا یا چھوٹا نہیں ہوتا۔ انسان کو اس کے اعمال وافکار کی وجہ سے دنیا میں رتبہ ملتا ہے اور اس کی قدر و قیمت پہچانی جاتی ہے۔ اس نظم میں پہاڑ اپنی جسامت کی بنیاد پر مغرور ہو کر اتراتا ہے اور گلہری کو حقارت کی نظر سے دیکھتے ہوئے اس کا مذاق اڑاتا ہے۔ وہ اپنی بلندی پر گھمنڈ کرتے ہوئے گلہری کو حقیر جانور کہتا ہے۔ گلہری پہاڑ کے غرور کو چیلنج کرتے ہوئے کہتی ہے کہ نہ تو تو درخت پر چڑھ سکتا ہے، نہ قدم اٹھا سکتا ہے اور نہ ہی چھالیا توڑ سکتا ہے۔ اس نظم کا مرکزی خیال اس شعر سے واضح ہو جاتا ہے۔ نہیں ہے چیز نکمّی کوئی زمانے میں کوئی برا نہیں قدرت کے کارخانے میں	**کل نمبر** = 5

	(حصہ۔ج) درج ذیل جملوں میں زمانے کے لحاظ سے فعل کی کون سی قسم ہے؟ لکھیے۔ (i) اکبر نے کہانی پڑھی۔ (ii) ندیم کھانا کھا رہا ہے۔ (iii) میں کل جے پور جاؤں گا۔ (iv) میں اپنا کام وقت کی پابندی کے ساتھ کرتا ہوں۔ **جواب:** (i) فعل ماضی (ii) فعل حال (iii) فعل مستقبل (iv) فعل حال	9
½ ½ ½ ½ **کل نمبر**=2		
	(i) وہ فعل جس کا فاعل معلوم ہو اُسے کیا کہتے ہیں؟ (ii) کسی عام شخص، عام جگہ اور عام چیز کے نام کو کیا کہتے ہیں؟ **جواب:** (i) فعل معروف (ii) اسمِ عام/اسمِ نکرہ	10
1 1 **کل نمبر**=2		

11	حرفِ نشاط، حرفِ تاسف یا حرفِ ندا یا جوش وجذبے کو جس نشان کے ذریعے سے ظاہر کیا جاتا ہے اسے کیا کہتے ہیں؟ مثال دے کر سمجھائیے۔ **جواب:** فجائیہ/ندائیہ **مثال:** واہ واہ! کیا خوب صورت منظر ہے۔ افسوس! وقت نکل گیا۔ دوستو! مل جل کر رہنا چاہیے۔ شاباش! تم نے تو کمال کر دیا۔ [طالب علم اس طرح کی کوئی ایک مثال دے سکتا ہے۔]	1 1 **کل نمبر**=2
12	درج ذیل الفاظ کے متضاد لکھیے۔ دشمن — قید — محبت — نزدیک **جواب:** **الفاظ** — **متضاد** دشمن — دوست/یار قید — رہائی/آزادی محبت — نفرت/عداوت نزدیک — دور/بعید	 ½ ½ ½ ½ **کل نمبر**=2

½ ½ ½ ½ کل نمبر=2	درج ذیل الفاظ کے مترادف لکھیے قدر — رسم — بڑھ — اتحاد **جواب:** **لفظ** — **مترادف** قدر — قیمت/منزلت/اہمیت رسم — رواج بڑھ — چڑھ/اضافہ اتحاد — اتفاق/میل جول/یگانگت	13
½ ½ ½ ½ کل نمبر=2	درج ذیل الفاظ کے واحد کی جمع اور جمع کے واحد لکھیے۔ مدد — ممالک — تدابیر — سبزی **جواب:** مدد — امداد ممالک — ملک/مملکت تدابیر — تدبیر سبزی — سبزیاں/سبزیوں	14
	درج ذیل الفاظ کے مذکر کے مؤنث اور مؤنث کے مذکر لکھیے۔ لڑکا — پہاڑ — شاعرہ — استانی	15

	جواب:		
	لڑکا	لڑکی	½
	پہاڑ	پہاڑی	½
	شاعرہ	شاعر	½
	استانی	استاد/استاذ	½
			کل نمبر=2
16	سابقہ 'غیر' جوڑ کر ایک لفظ اور لاحقہ 'کار' جوڑ کر ایک لفظ بنائیے۔		
	جواب:		
	غیر — غیر حاضر/غیر ضروری/غیر اہم		1
	کار — انجام کار/خود کار/تجربہ کار/واقف کار/فن کار/قلم کار		1
	نوٹ:-طالب علم اس طرح کی دیگر مثالیں بھی دے سکتا ہے۔		
			کل نمبر=2
17	درج ذیل محاوروں کو جملوں میں استعمال کیجیے۔		
	(i) آسمان سر پر اٹھانا		
	(ii) رونگٹے کھڑے ہونا		
	(iii) دل بھر آنا		
	(iv) آنکھیں بھر آنا		

1 1 1 1 **کل نمبر=4**	**جواب:** آسمان سر پر اٹھانا : حامد نے رو رو کر آسمان سر پر اٹھا لیا۔ رونگٹے کھڑے ہونا : خوف کے مارے بچوں کے رونگٹے کھڑے ہو گئے۔ دل بھر آنا : غریب کی منت و سماجت سن کر میرا دل بھر آیا۔ آنکھیں بھر آنا : غم بھری خبر سن کر سب کی آنکھیں بھر آئیں۔ **نوٹ:۔ طلبا اسی طرح کی دوسری مثالیں دے سکتے ہیں۔**	
            2	**(حصہ – د)** درج ذیل میں سے کسی تین سوالوں کے جواب لکھیے۔ (i) اکبر نے رگھوپت کا دل کس طرح جیت لیا؟ (ii) بے تکلفی سے کیا پریشانی ہوتی ہے؟ (iii) دودھ پلانے والے جانور بڑے بڑے بے ڈول جانوروں سے زیادہ سخت جاں کیوں نکلے؟ (iv) رضیہ سلطان کی خوبیاں کیا تھیں؟ (v) آلودگی سے کیا مراد ہے؟ پانی کی آلودگی کس طرح پیدا ہوتی ہے؟ (vi) اتر بھارت میں کون سی پراکرت بولی جاتی تھی؟ اور ہند آریائی زبانیں کون کون سی ہیں؟ **جواب:** (i) اکبر نے رگھوپت سے کہا کہ بہادر راج پوت (راجپوت) بات کے اتنے دھنی ہوتے ہیں کہ میں تمھاری بہادری اور وعدے کی پختگی سے خوش ہوا۔ رگھوپت نے جواب میں کہا کہ جس رگھوپت کو کوئی آسانی سے نہ جیت سکا اسے آپ نے اپنی دریا دلی دکھا کر جیت لیا۔	18

	(ii) بے تکلفی سے یہ پریشانی ہوتی ہے کہ بے تکلف آدمی وقت بے وقت ایسی حرکتیں کرتے ہیں، جن سے دوسروں کے سامنے شرمندہ ہونا پڑتا ہے۔	2
	(iii) یہ جانور اس لیے سخت جان تھے کہ انھوں نے دنیا کی مصیبتوں کو جھیلا تھا۔ ان کے جسموں میں ایسی تبدیلیاں ہوتی رہیں کہ انھوں نے موسم کی سختیوں کو اچھی طرح برداشت کیا اور دوسرے جانوروں سے اپنی جان بھی بچائی۔	2
	(iv) رضیہ سلطان ذہین، محنتی اور ہوشیار تھیں۔ ان میں ہمت اور حوصلہ کوٹ کوٹ کر بھرا تھا۔ اپنے حسن انتظام سے انھوں نے یہ ثابت کر کے دکھا دیا کہ وہ اعلیٰ درجے کی حکمراں بھی ہیں۔	2
	(v) جب کسی شے میں گندگی شامل ہو جاتی ہے تو وہ آلودگی کہلاتی ہے۔ جب نہروں، تالابوں پر کپڑے دھوئے جاتے ہیں، جانوروں کو نہلاتے ہیں، کارخانوں اور فیکٹریوں سے نکلنے والا میل کچیل پانی میں شامل ہو جاتا ہے تو پانی میں آلودگی پیدا ہو جاتی ہے۔	1+1=2
	(vi) اتر بھارت میں شورسینی پراکرت بولی جاتی تھی۔ اردو، ہندی، بنگالی، مراٹھی، گجراتی، پنجابی، سندھی، آسامی اور اڑیا وغیرہ ہند آریائی زبانیں ہیں۔	1+1=2 **کل نمبر = 6**
19	درج ذیل میں سے کسی دو سوالوں کے جواب لکھیے۔ (i) بھیم راؤ امبیڈکر کا سب سے اہم کارنامہ کیا ہے؟ (ii) رکن الدین کس کا بیٹا تھا؟ اسے کس نے مارا؟ (iii) چندو کے بارے میں بندو کے ذہن میں کیا خیال آیا؟ (iv) اونتی نے سرائے والے مزدور کے جھگڑے کو حل کرنے کے لیے کیا دلیل دی؟ **جواب:** (i) بھیم راؤ امبیڈکر کو آزاد بھارت کا دستور بنانے کی ذمے داری سونپی گئی اور انھوں نے اسے بخوبی انجام دیا۔ یہی ان کا اہم کارنامہ ہے۔	1

	(ii) رکن الدین التمش کا بیٹا تھا۔ دلی کے لوگوں نے اس کی زیادتیوں سے پریشان ہو کر اسے گرفتار کیا اور موت کے گھاٹ اتار دیا۔ (iii) بندو کے ذہن میں چندو کا مستقبل تاریک تھا۔ اس کے دل میں خیال آرہا تھا کہ ایک دن چندو کو بھی اس کی ہی طرح ٹھیلے کے بوجھ کو کھینچنا پڑے گا۔ (iv) اونتی نے دلیل دی کہ جس طرح بھنے ہوئے گیہوں سے پودے نہیں اگ سکتے، اسی طرح بھنی ہوئی مرغی بھی انڈے نہیں دے سکتی۔	1 1 1 کل نمبر = 2
20	درج ذیل میں سے کسی دو سوالوں کے جواب لکھیے۔ (i) ؎ خدا کی شان ہے ناچیز، چیز بن بیٹھیں جو بے شعور ہوں، یوں باتمیز بن بیٹھیں کون کس سے کہہ رہا ہے؟ نظم کا نام بھی لکھیے۔ (ii) ؎ خون اپنا ہو یا پرایا ہو نسلِ آدم کا خون ہے آخر اس شعر میں شاعر کیا کہنا چاہتا ہے؟ (iii) چڑیاں خدا کی تسبیح کیسے کرتی ہیں؟ درج ذیل شعر کی روشنی میں لکھیے۔ ؎ یہ پیاری پیاری چڑیاں پھرتی ہیں جو چہکتی قدرت نے تیری ان کو تسبیح خواں بنایا (iv) درج ذیل شعر کی تشریح کیجیے اور شاعر کا نام بھی لکھیے۔ ؎ نازکی اس کے لب کی کیا کہیے پنکھڑی اک گلاب کی سی ہے	

	جواب: (i) پہاڑ، گلہری سے کہہ رہا ہے۔ نظم کا نام "پہاڑ اور گلہری" ہے۔ (ii) شاعر اپنے پرائے کی بات نہ کر کے یہ کہتا ہے کہ جنگ میں دراصل انسان کا خون بہتا ہے۔ (iii) چڑیاں چہچہا کر خدا کی حمد و ثنا یا تسبیح بیان کرتی ہیں۔ (iv) یہ میر تقی میرؔ کا مشہور شعر ہے۔ شاعر کہتا ہے کہ محبوب کے لب اتنے نازک ہیں جیسے گلاب کی پنکھڑی۔	2 2 2 1+1=2 **کل نمبر= 4**
21	درج ذیل میں سے کسی تین سوالوں کے جواب لکھیے۔ (i) اپنے نصاب میں شامل ساحرؔ لدھیانوی کی نظم کا نام لکھیے۔ (ii) ع جو ظرف کہ خالی ہے صدا دیتا ہے خالی ظرف کے صدا دینے سے شاعر کی کیا مراد ہے؟ (iii) گلہری ایسا کون سا کام کر سکتی ہے جو پہاڑ کے بس کا نہیں ہے؟ (iv) شعر مکمل کیجیے: سفر کی ابتدا ہے یہ، ابھی رکو نہ راہ میں .... **جواب:** (i) اے شریف انسانو! (ii) اس سے مراد یہ ہے کہ خالی برتن زیادہ شور کرتا ہے یعنی جو ذہن علم سے خالی ہوتا ہے وہ بہت زیادہ بولتا ہے۔	 1 1

1	(iii) گلہری اپنے دانتوں سے ہر چیز کتر سکتی ہے، چھالیا توڑ سکتی ہے، ادھر اُدھر جا سکتی ہے جب کہ پہاڑ ایسا نہیں کر سکتا۔ وہ اپنی جگہ قائم رہتا ہے۔	
1	(iv) شعر مکمل کیجیے: سفر کی ابتدا ہے یہ، ابھی رکو نہ راہ میں پہاڑ ہو کہ غار ہو، نہ لاؤ تم نگاہ میں	
کل نمبر = 3		